روزنامہ
C.P.L 61 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 25 ستمبر 2002ء 17 رجب 1423 ہجری - 25 تبوک 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 219

رب ارض و سما کی پناہ

آنحضرت ﷺ نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو ازالہ بے خوابی کی یہ دعا سکھائی۔

اے اللہ سات آسمانوں اور ان کے زیر سایہ ہر چیز کے رب اور سات زمینوں اور ان کے اوپر جو کچھ آباد ہے اس کے رب اور شیاطین اور ان کے گمراہ کردہ وجودوں کے رب تو اپنی تمام مخلوقات کے شر سے میری پناہ بن جا کہ کوئی مجھ پر زیادتی کرے۔ تیری پناہ عزت والی ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات حدیث نمبر 3445)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رکھو کوئی آدمی کبھی دعا سے فیض نہیں اٹھا سکتا۔ جب تک وہ صبر میں حد نہ کر دے اور استقلال کے ساتھ دعاؤں میں نہ لگا رہے۔ اللہ تعالیٰ پر کبھی بدظنی اور بدگمانی نہ کرے۔ اس کو تمام قدرتوں اور ارادوں کا مالک تصور کرے۔ یقین کرے پھر صبر کے ساتھ دعاؤں میں لگا رہے۔ وہ وقت آ جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعاؤں کو سن لے گا اور اسے جواب دے گا۔ جو لوگ اس نسخہ کو استعمال کرتے ہیں، وہ کبھی بدنصیب اور محروم نہیں ہو سکتے بلکہ یقیناً وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی قدرتیں اور طاقتیں بے شمار ہیں۔ اس نے انسانی تکمیل کے لئے دیر تک صبر کا قانون رکھا ہے۔ پس اس کو وہ بدلتا نہیں اور جو چاہتا ہے کہ وہ اس قانون کو اس کے لئے بدل دے۔ وہ گویا اللہ تعالیٰ کی جناب میں گستاخی کرتا اور بے ادبی کی جرات کرتا ہے۔ پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ بعض لوگ بے صبری سے کام لیتے ہیں اور مداری کی طرح چاہتے ہیں کہ ایکدم میں سب کام ہو جائیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر کوئی بے صبری کرے تو بھلا بے صبری سے خدا تعالیٰ کا کیا بگاڑے گا۔ اپنا ہی نقصان کرے گا۔ بے صبری کر کے دیکھ لے وہ کہاں جائے گا۔

میں ان باتوں کو کبھی نہیں مان سکتا اور درحقیقت یہ جھوٹے قصے اور فرضی کہانیاں ہیں کہ فلاں فقیر نے پھونک مار کر یہ بنا دیا اور وہ کر دیا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی سنت اور قرآن شریف کے خلاف ہے اس لئے ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔

(ملفوظات جلد دوم ص 151)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ اطلاع

ربوہ - 24 ستمبر 2002ء - حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تحریر کرتے ہیں کہ لندن سے آمدہ تازہ اطلاع کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو جسمانی کمزوری بدستور چل رہی ہے۔ البتہ بلڈ پریشر، شوگر وغیرہ کنٹرول میں ہیں۔ احباب جماعت اپنے پیارے امام کی صحت والی لمبی زندگی کیلئے دعاؤں، نوافل اور صدقات کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے ہماری دعاؤں کو قبول فرمائے۔ آمین

قوم احمد جاگ تو بھی جاگ اس کے واسطے
ان گنت راتیں جو تیرے درد سے سویا نہیں

خالی پلاٹوں کی حفاظت

ربوہ کے ماحول میں مضافاتی محلوں میں جن احباب نے پلاٹس خرید کئے ہوئے ہیں اور ابھی مکان تعمیر نہیں کئے۔ ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنے خالی پلاٹوں کی حفاظت کیلئے ان پر باضابطہ قبضہ کی صورت پیدا کریں۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ رجسٹری اور انتقال کے اندراج کے بعد آپ موقع پر نشاندہی حاصل کر کے کم از کم چاردیواری تعمیر کریں۔ بغیر قبضہ آپ کا پلاٹ قطعی غیر محفوظ ہے۔ اکثر کالونیاں زرعی اراضی پر بنائی گئی ہیں اور مشترکہ کھاتہ میں باضابطہ نشاندہی اور قبضہ انتہائی ضروری ہوتا ہے۔ یہ امر فوری لائق توجہ ہے اور اس پر عمل درآمد دراصل آپ کے مفاد کا تقاضا ہے۔ اس سلسلہ میں اگر کوئی دقت درپیش ہو تو صدر مضافاتی کمیٹی دفتر صدر عمومی سے رابطہ فرمائیں۔

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ماہر امراض قلب کی آمد

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب مورخہ 5 - اکتوبر بروز ہفتہ شام 5-00 بجے تا 8-00 بجے اور 6 - اکتوبر بروز اتوار صبح 8-00 بجے تا 2-00 بجے دوپہر مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورتمند احباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ یعنی E.C.G وغیرہ کروالیں اور پرچی روم سے اپنا نمبر حاصل کرلیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

سبزیوں کے بیج اور پھولوں کی پنیری

گلشن احمد نرسری ربوہ میں احباب کی سہولت کیلئے موسم سرما کی سبزیوں مولی، گاجر، سلاد، پالک، دھنیا، شلجم وغیرہ کے بیج فی پیکٹ صرف چار روپے میں دستیاب ہیں۔ موسم سرما کے پھول گیندا، جعفری، ڈیلیا وغیرہ کی پنیری بھی موجود ہے۔ نیز پھلدار، پھولدار، سایہ دار اور آرائشی پودوں کی خریداری کیلئے نرسری سے استفادہ کریں۔

(انچارج گلشن احمد نرسری ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1938ء ①

3 جنوری — مصر کے پہلے احمدی السید عبدالحمید خورشید قادیان آئے اور ڈیڑھ ماہ تک قیام کیا۔

7 جنوری — حضور نے پہلی بار بیت اقصیٰ میں لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور یہ پیشگوئی فرمائی کہ قادیان میں قرآن وحدیث کا درس مواصلاتی رابطوں سے ساری دنیا میں سنا جاسکے گا لاؤڈ سپیکر کا خرچ صوبہ سرحد کے خان محمد خان صاحب نے ادا کیا۔

22 جنوری — حضرت ماسٹر عبدالرحمان صاحب کو ایک پمفلٹ شائع کرنے کے جرم میں قید اور جرمانے کی سزا سنائی گئی۔ آپ پہلے گورداسپور اور پھر میانوالی جیل میں رہے۔ اور 22 مارچ کو رہا ہوئے۔

31 جنوری — حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ قائم فرمائی۔ ابتدائی ممبر 10 نوجوان تھے 4 فروری کو حضور نے اس تنظیم کا نام رکھا۔ آغاز میں اس کا دائرہ کار صرف قادیان تھا۔ اولین صدر مولوی قمرالدین صاحب قرار پائے۔

جنوری — صدر انجمن احمدیہ کے قواعد وضوابط پہلی دفعہ شائع کئے گئے۔

جنوری — حاجی احمد خان صاحب دعوت الی اللہ کے لئے چیکوسلواکیہ پہنچے مگر مزید ویزہ نہ ملنے کی وجہ سے جولائی میں واپس آگئے۔

6 فروری — احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن سے حضور کا خطاب۔

8 فروری — حضرت صوفی محمد یوسف صاحب مالیر کوٹلہ رفیق حضرت مسیح موعود کا انتقال۔

فروری — مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے پہلے پمفلٹ کی اشاعت۔

5 مارچ — احمدیہ مرکز بمبئی کا افتتاح نواب اکبر یار جنگ صاحب نے کیا۔

30 مارچ — حضرت حاجی محمد خان صاحب وریام کملانہ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

کیم اپریل — حضور نے مجلس خدام الاحمدیہ کی شاخیں قادیان سے باہر ہر جگہ بنانے کا ارشاد فرمایا اور اسے عالمگیر تنظیم بنادیا۔

12 اپریل — حضور نے بیت اقصیٰ کی توسیع کے لئے نئے حصہ کا سنگ بنیاد رکھا۔

15 تا 17 اپریل — سالانہ مجلس مشاورت۔

27 اپریل تا 30 مئی — حضور کا سفر سندھ۔

اپریل — حضرت مولوی عبدالحمید صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا انتقال۔

اپریل — حضور نے مسلسل خطبات کے ذریعہ خدام الاحمدیہ کا تفصیلی لائحہ عمل بیان فرمایا۔

2 مئی — حافظ بشیر احمد جالندھری نے وقار عمل کرتے ہوئے وفات پا کر مجلس خدام الاحمدیہ کے پہلے شہید ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔

3 مئی — ایک زرتشتی ایرانی سیاح منوچہر آرین کی قادیان آمد اور قبول احمدیت۔

16 مئی — حضرت حسین بی بی صاحبہ والدہ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی وفات۔ حضرت چوہدری صاحب نے انہی کے متعلق اپنی مشہور کتاب ''میری والدہ'' تصنیف فرمائی۔

مئی — قادیان کے مضافات میں دعوت الی اللہ کی خاص مہم شروع کی گئی اور ابتداء میں 3 مرکز قائم کئے گئے۔

قیام نماز کا آخری کارخانہ خاندان ہے اسے حرکت دینے کے لئے جماعتی تنظیمیں قائم ہیں

ذیلی تنظیمیں ہر ماہ مجلس عاملہ کا ایک اجلاس قیام نماز پر غور کرنے کے لئے منعقد کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے کہ نماز کے قیام کا آخری کارخانہ خاندان ہی ہوگا اس کارخانے تک پہنچنے کے لئے اسے بیدار کرنے کے لئے اسے حرکت دینے کے لئے جماعت کی مختلف تنظیمیں قائم ہیں۔ پس لجنہ عورتوں کو تو متوجہ کرے اور آخری نظر اس بات پر رکھے کہ اہل خانہ کے اندر نماز قائم کرنے کی ذمہ داری خود اہل خانہ کی ہے۔ لجنہ عورتوں سے کہے کہ آپ ہم سے سیکھیں اور پھر اپنے بچوں کو سکھائیں' اپنے خاوندوں کو اپنے بیٹوں کو اپنی بیٹیوں کو بار بار پانچ وقت نماز کی طرف متوجہ کرتی رہیں۔ جو مرد یا بچے نماز کے وقت گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں عورتیں ان کو اٹھائیں کہ تم نماز پڑھنے جاؤ نماز پڑھ کر واپس آؤ پھر آرام سے بیٹھ کر کھانا کھائیں گے اسی طرح بچوں کو بھی نماز کے لئے تیار کریں اور گھر کی بیٹیوں پر نظر رکھیں کہ وہ نماز ادا کر رہی ہیں۔ والدین میں سے باپ کی اول ذمہ داری ہے مگر بیٹیوں کے معاملہ میں باپ کے اوپر کچھ مشکلات بھی ہوتی ہیں اس کو یہ پتہ نہیں لگتا کہ اس نے کب نماز پڑھنی ہے کب نہیں پڑھنی اس لئے وہاں جب تک ماں مدد نہ کرے اس وقت تک باپ پوری طرح اپنے فرائض کو ادا نہیں کرسکتا۔ اور بھی بہت سے مسائل ہیں نماز سے تعلق رکھنے والے جو ماں سکھا سکتی ہے۔

اسی طرح خدام نوجوانوں کو صرف یہ تلقین نہ کریں کہ تم نماز میں آؤ بلکہ یہ تلقین کریں کہ تم خود بھی آؤ اور اپنے بھائیوں کو بھی نماز پر قائم کرو اور اپنے والدین کو بھی نماز پر قائم کرنے کی کوشش کرو۔ انصار کو یہ توجہ دلانی چاہئے اپنے ممبران کو کہ تم اس عمر میں داخل ہو گئے ہو جس میں جواب دہی کے قریب تر جارہے ہو۔ ویسے تو ہر شخص ایک لحاظ سے ہر وقت ہی جواب دہی کے قریب رہتا ہے لیکن انصار بحیثیت جماعت کے اپنی جواب دہی میں قریب تر ہیں۔ اور جو وقت پہلے گزر چکا ہے اس میں اگر کچھ خلا رہ گئے ہیں وہ ان کو بھی پورا کرنا شروع کریں' اس طرح ان کا کام اور ذمہ داری دہری ہو جاتی ہے۔ ان کو چاہئے کہ وہ موجودہ وقت کی ذمہ داریاں بھی پوری کریں اور گذشتہ گذرے ہوئے وقت کے خلاء بھی پورے کریں انصار اپنے ساتھیوں کو بتا بتا کر اس طرح بیدار کریں کہ ان کو اپنی فکر پیدا ہو۔

تنظیمیں نسبتاً زیادہ بیدار رہ سکتی ہیں اگر وہ ایک معین پروگرام بنالیں ہر ہفتے یا ہر مہینے میں ایک دفعہ خاص نماز کے موضوع پر غور کرنے کیلئے اکٹھے مل کر بیٹھا کریں گے' ہمیشہ کے لئے مجلس عاملہ کا ایک اجلاس مقرر ہو جائے جس کا موضوع سوائے نماز کے کچھ نہ ہو۔ اس دن لجنہ بھی نماز پر غور کر رہی ہو۔ خدام بھی نماز پر غور کر رہے ہوں' انصار بھی نماز پر غور کر رہے ہوں۔ سب اپنی اپنی جگہ ہمیشہ کے لئے یہ فیصلہ کرلیں کہ اب ہم نے ہر مہینہ میں کم از کم ایک مرتبہ ضرور اس موضوع پر بیٹھ کر غور کرنا ہے۔ جہاں حالات ایسے ہیں کہ ہر مہینے اکٹھے نہ ہو سکتے ہوں۔ وہاں دو مہینے میں ایک اجلاس مقرر کرلیں' تین مہینے میں مقرر کرلیں مگر جب مقرر کرلیں پھر اس پر قائم رہیں' اس پر صبر دکھائیں ہر دفعہ جائزہ لیا کریں کہ ہمیں اس عرصہ میں کتنا فائدہ پہنچا ہے' اس عرصے میں کتنے نئے نمازی بنے' کتنوں کی نمازوں کی حالت ہم نے درست کی' کتنوں کو نماز میں لطف حاصل کرنے کے ذرائع بتائے اور ان کی مدد کی۔ اور بہت سے پہلو ہیں وہ ان سب پہلوؤں پر غور کیا کریں اور ہر دفعہ اپنا محاسبہ کریں کہ ہم کچھ مزید حاصل کر سکے ہیں یا نہیں۔ اگر اس جہت سے اس طریق پر وہ کام شروع کریں گے تو امید ہے کہ ہم بہت تیزی کے ساتھ اپنے اس مقصد کی طرف بڑھ رہے ہوں گے جس کی خاطر ہمیں پیدا کیا گیا ہے' انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور جب ہم مقصد کی طرف بڑھ جائیں اور جب ہم مقصد کو حاصل کر رہے ہوں تو پھر فتح ایک ثانوی چیز بن جاتی ہے۔ عددی اکثریت کے نصرت اور ظفر کے جو خواب آپ اب دیکھ رہے ہیں اس سے بڑھ کر یہ خواب آپ کے حق میں آپ کی ذاتوں میں پورے ہو چکے ہوں گے۔ پھر یہ خدا کا کام ہوگا کہ آپ کی حفاظت فرمائے۔ پھر یہ خدا کا کام ہوگا کہ اس دن کو قریب تر لائے جو ظاہری فتح کا دن بھی ہوا کرتا ہے۔

(خطبہ جمعہ 8 نومبر 1985ء) (الفضل 24 اگست 98ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

شریف احمد بانی صاحب

غیر معمولی اور خاموش مالی قربانی کی توفیق پانے والے وجود

محترم میاں محمد صدیق صاحب بانی آف چنیوٹ

آپ جماعت کے عاشق، غریب پرور اور انتہائی سادہ زندگی بسر کرنے والے تھے

میں خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے احمدی والدین کے گھر پیدا کیا- اور ایسے والدین کے گھر، جو احمدیت کی پاک تعلیم کی چلتی پھرتی تصویر تھے-

میرے والد میاں محمد صدیق صاحب بانی، چنیوٹ کی تاجر شیخ برادری سے تعلق رکھتے تھے- ہماری برادری کے لوگ مال سے غیر معمولی محبت رکھتے ہیں- مگر اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا- اور جناب والد صاحب نے عین جوانی میں اٹھارہ سال کی عمر میں 1918ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے دست مبارک پر بیعت کرلی- اور بیعت کے بعد اپنی زندگی اس طرح یکدم تبدیل کرلی- کہ آپ کا نیک نمونہ دیکھ کر آپ کی والدہ اور اکثر دوسرے قریبی عزیز بھی جلد احمدی ہوگئے-

کاروبار میں دیانت داری

دادا جان کی اچانک وفات کی وجہ سے آپ کو اپنی تعلیم ادھوری چھوڑ کر کسب معاش کے لئے کلکتہ جانا پڑا- کئی برس تک آپ ملازمت اور محنت مزدوری کرتے رہے- اللہ تعالیٰ نے خاص فضل فرمایا- اور چند سال کے عرصہ میں ہی چھوٹے پیمانہ پر آپ نے اپنا ذاتی کاروبار شروع کردیا- اس زمانہ میں کلکتہ ہندوستان کا سب سے بڑا شہر تھا- اور بہت بڑا تجارتی مرکز تھا- جناب والد صاحب نے آٹو پارٹس کا کام شروع کیا- جبکہ اس وقت سارے مشرقی ہندوستان میں آٹو پارٹس کی (اہل ایمان) کی ایک بھی دوکان نہ تھی اور خریدار اور دوکاندار زیادہ تر ہندو اور سکھ تھے-

والد صاحب نے اپنی تجارت میں امانت اور دیانت داری کی ایسی عمدہ مثال قائم کی کہ جلد ہی سارے علاقے میں آپ کی ساکھ قائم ہوگئی- اور اگرچہ مذہبی تعصب بہت زیادہ تھا- لیکن محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپ کی دیانت کی وجہ سے ہندو اور سکھ خریدار بھی آپ کی دوکان سے مال خریدتے تھے- جبکہ بعض اوقات ہندو اور سکھ دوکاندار خالی بیٹھے ہوتے تھے-

انفاق فی سبیل اللہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت رزق عطا فرمایا- لیکن آپ نے کبھی مال کی محبت کو دل میں جگہ نہ دی- اور ہمیشہ بے دریغ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہے- چنانچہ تقسیم ملک سے قبل ایک دفعہ حضرت مصلح موعود نے بیت مبارک میں دعا کی تحریک فرمائی- کہ تفسیر کبیر کی اشاعت کے لئے چھ ہزار روپے کی رقم بانی صاحب نے پیش کی ہے- اس زمانے کا چھ ہزار آج کے لاکھوں روپے کے برابر تھا- اسی طرح جب حضرت صاحب نے قرآن مجید کے تراجم کی تحریک فرمائی تو ایک زبان کے ترجمہ کا پورا خرچ آپ نے ادا کر دیا- اور بعد میں مزید ایک زبان- یعنی ہندی زبان میں ترجمہ کا سارا خرچ بھی آپ نے ادا کردیا-

سادگی کی عادت

مالی فراخی کے باوجود آپ کی زندگی نہایت سادہ تھی- گھر کا رہن سہن دیکھ کر کوئی اندازہ بھی نہیں کر سکتا تھا- کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا نوازا ہوا ہے- یہ بات نہیں کہ آپ پیسہ خرچ نہیں کرتے تھے- جب اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کا مطالبہ ہوتا تو آپ بے دریغ خرچ کرتے تھے- لیکن اپنی ذات پر آپ نہایت کفایت شعاری سے خرچ کرتے تھے- 1944ء میں جب کلکتہ کی بیت الذکر کے لئے زمین خریدنے کے لئے چندہ کی تحریک ہوئی تو آپ نے کلکتہ کی جماعت میں سب سے زیادہ یعنی 25 ہزار روپے کا وعدہ لکھوایا- اس وقت کسی نے یہ کہا کہ یہ دھوتی پہننے والے اتنا چندہ کس طرح دیتے ہیں- دراصل یہ آپ کے لباس کی طرف اشارہ تھا- جو انتہائی سادہ ہوتا تھا- اور نمود ونمائش کا شائبہ بھی نہ تھا-

آپ کی وفات کے بعد جتنے لوگوں نے بھی آپ کے ذکر خیر میں مضامین لکھے- ان میں یہ بات سب نے لکھی کہ آپ انتہائی سادہ زندگی گزارتے تھے- ہر ایک سے خندہ پیشانی اور محبت سے ملتے- تکبر اور غرور کا نام ونشان بھی نہیں تھا-

قرآن کریم سے آپ کو عشق تھا- آپ نے آخری چار پارے حفظ بھی کئے تھے- اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی اچھی آواز دی تھی- جب ترنم سے قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو جی چاہتا کہ سنتے ہی رہیں- حضرت مسیح موعود کے فارسی اشعار بھی حضرت رسول کریم کی شان میں بڑے سوز سے پڑھتے- اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے-

درویشان قادیان سے محبت

درویشان قادیان سے آپ کو دلی محبت اور لگاؤ تھا- آپ یہ سمجھتے تھے کہ تقسیم ملک کے بعد قادیان دارالامان کو آباد رکھنا ہر احمدی کا فرض ہے- چونکہ مخصوص حالات کی وجہ سے قادیان جا کر رہنا ممکن نہ تھا- اس لئے وہ ساری زندگی اس بات کے لئے کوشاں رہے کہ زیادہ سے زیادہ درویشان کی خدمت کرسکیں- وہ ہمیشہ اسی سوچ میں رہتے تھے اور خدمت کے نت نئے طریقے سوچ کر مرکز کو لکھتے اور مرکز کی منظوری ملنے پر خدمت بجالاتے-

قادیان کے سب درویشان اور ان کے بیوی بچوں کے لئے ہر سال چار ماہ کی گندم کا انتظام کرتے- تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان- مدرسہ احمدیہ اور نصرت گرلز سکول قادیان کے لئے پورے فرنیچر کا انتظام- تمام سکولوں کے لئے پنکھے لگوانے کا انتظام بہشتی مقبرہ میں لائٹ لگوانے کا سارا خرچ آپ نے ادا کیا- خواتین کے لئے کھیلوں کا پارک بنوایا- لنگر خانہ قادیان کی ساری عمارت کا خرچ آپ نے ادا کیا- دو سال کی عمر تک کے تمام بچوں کے لئے دودھ کا انتظام اور جوان ہونے والی تمام بچیوں کے لئے برقعوں کا انتظام- بیماروں کے لئے قیمتی ادویہ کی خریداری کے لئے ایک کثیر رقم ہر سال قادیان بھجواتے- منارۃ المسیح کی سفیدی کے لئے ایک گرانقدر عطیہ آپ نے مرکز بھجوایا- ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ ہر وقت یہی سوچتے رہتے تھے- کہ کس انداز سے قادیان اور درویشان کی خدمت کریں- پھر ربوہ میں "بیت اقصیٰ" کی تعمیر کا سارا خرچ آپ نے برداشت کیا- چنیوٹ اور کلکتہ کی بیوت الذکر کی تعمیر میں آپ کا نمایاں حصہ ہے- اسی طرح مدراس کی بیت الذکر کے لئے آپ نے گرانقدر عطیہ دیا-

تقسیم ملک کے بعد قادیان کے موجودہ احمدیہ محلّہ کے تمام مکانات کو حکومت ہندوستان نے متروکہ جائیداد قرار دے دیا اور مطالبہ کیا کہ اگر صدر انجمن احمدیہ مکانات اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتی ہے تو سات یا آٹھ لاکھ روپے کی خطیر رقم ادا کرنی ہوگی- اس وقت یہ رقم اتنی بڑی تھی کہ جماعت کے لئے اس کی ادائیگی بہت مشکل تھی عدم ادائیگی کی صورت میں خدشہ تھا کہ حکومت ان مکانات کو نیلام کردے گی- جماعت کا وفد اس وقت کے وزیراعظم پنڈت جواہر لال نہرو سے ملا- اور بالآخر حکومت اڑھائی لاکھ روپیہ لینے پر رضامند ہوگئی- جناب والد صاحب نے اس وقت حصول ثواب کی خاطر بہشتی مقبرہ اور اس سے ملحقہ جائیداد کی ساری قیمت فوراً ادا کردی-

قوت فیصلہ

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بڑی فیاضی سے عقل ودانش کی نعمتوں سے نوازا تھا- آپ ایک لمبے عرصہ تک جماعت احمدیہ کلکتہ کے قاضی رہے- اور کبھی کسی کو آپ کے فیصلے پر اعتراض کا موقعہ نہیں ملا- ہماری چنیوٹ کی غیر احمدی برادری کے افراد بھی اکثر اپنے کاروباری اور گھریلو جھگڑے فیصلے کے لئے آپ کے پاس لاتے تھے- جس فریق کے خلاف فیصلہ ہو وہ رنجیدہ تو ہوتا ہے- لیکن کبھی کسی فریق نے آپ پر جانبداری کا الزام نہیں لگایا- آپ کے بارہ میں سید نور عالم صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے اپنے مضمون (مطبوعہ بدر 10 نومبر 1977ء) میں لکھا ان کے انداز فکر میں جرات حق- خلوص نیت، وسعت قلب اور استقامت وعزیمت کے جوہر صاف جھلکتے تھے- یہ امر قابل بیان ہے- کہ آپ کی بے مثال ذکاوت اور ذہن ثاقب اور اس کے ساتھ ہی قوت فیصلہ اور استقامت رائے آپ کی شخصیت کی تعمیر میں نمایاں رول ادا کرتی ہیں- مرحوم کی بالغ نظری کا یہ حال تھا کہ بات کہ تہہ تک فوراً پہنچ جاتے تھے- نہ صرف آپ کو ذہن کی رسائی میں ملکہ تھا بلکہ قوت فیصلہ میں بھی کمال حاصل تھا- بات چھیڑتے ہی اس کی تہہ تک پہنچ جانا اور قوت فیصلہ سے کام لینا- اور عموماً اس فیصلہ کا مصاب اور درست ہونا- ایک ایسی خداداد نعمت تھی- جو قدرت نے آپ کو نہایت فیاضی سے عطا کی تھی-

مضبوط قوت ارادی

آپ کی مضبوط قوت ارادی کی ایک مثال یہ ہے کہ آپ جوانی سے ہی حقہ پیتے تھے- اور چالیس پچاس سال کی یہ عادت پختہ ہوچکی تھی- ہماری دکان پر ایک ملازم صرف اس خدمت کے لئے مامور تھا- کہ وقفہ وقفہ سے حقہ تازہ کرکے اور نئی چلم بھر کر پیش کرے- آپ کی نظر سے الفضل میں یہ مضمون گزرا- کہ حضرت مسیح موعود تمباکو نوشی کو ناپسند فرماتے تھے- آپ نے پچاس سال کی عادت یکلخت ترک کردی- اور اس کے بعد پھر حقہ کو کبھی نہیں چھوا- اسی طرح کلکتہ کے ایک اور امیر جماعت سید کریم بخش صاحب نے آپ کے بارے میں لکھا- کہ "آپ کے بارہ میں اس طویل عرصہ میں میرا یہ تاثر ہے- آپ کا خاص انداز گفتگو کا تھا- آپ امیر وغریب سے یکساں خندہ پیشانی سے پیش آتے- آپ سے گفتگو کرنے میں ہر انسان لطف اندوز ہوتا- آپ جماعتی عہدہ داروں کے ساتھ اکرام سے پیش آتے- اور کلکتہ کے ہر ایک امیر سے دل وجان سے تعاون فرماتے"-

1964ء میں آپ کلکتہ سے حج کے لئے بمبئی روانہ ہوئے- ان دنوں ہندوستان میں حج ویزا بمبئی سے ملا کرتا تھا- بعض لوگوں کی شرارت سے آپ کو

ویزا نہ دیا گیا۔ اور آپ بہت افسردہ واپس کلکتہ آ گئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حج کی خواہش کو پورا فرمایا۔ 1972ء میں جناب والد صاحب اور والدہ صاحبہ کو حج کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور خاکسار بھی ان کی خدمت کے لئے اس سعادت میں شامل ہوگیا۔

اپنی زندگی میں جناب والد صاحب وقت کی پابندی کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اور وقت ضائع کرنے کو گناہ عظیم سمجھتے تھے۔ اپنے تمام چھوٹے بڑے کام ایک ڈائری میں لکھتے۔ اور اوقات کی تقسیم کے مطابق ہر کام وقت کے اندر پورا کرتے۔ چھوٹی سے چھوٹی نیکی بجا لانے کی کوشش فرماتے۔ اپنے گھر کے قریب ایک ہوٹل والے کو رقم ادا کر کے اس سے بہت سے ٹوکن لے لیا کرتے تھے۔ اور راستہ میں جو فقیر سوال کرتا۔ اسے ٹوکن دے کر ہوٹل کا پتہ بتا دیتے۔ کہ وہاں سے جا کر کھانا کھالو۔ جب تک آپ کلکتہ میں رہے۔ آپ کے اس عمل میں فرق نہیں آیا۔

ہمدردی خلق اور ان کی خدمت

ایک دفعہ سردیوں کے موسم میں جب آپ صبح کی سیر کے لئے نکلے۔ تو آپ نے دیکھا کہ سخت سردی کے موسم میں بے شمار لوگ فٹ پاتھ پر سوئے ہوئے ہیں۔ اور سردی میں ٹھٹھر رہے ہیں۔ سیر سے واپس آ کر آپ نے درجنوں کمبل مارکیٹ سے منگوائے۔ اور اگلے روز صبح خاموشی سے ان سوئے ہوئے لوگوں پر وہ کمبل ڈالتے چلے گئے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا تھا کہ جمعہ کی نماز کے بعد بعض احمدی احباب کو اپنے دفتروں کو واپس پہنچنے کے لئے ٹرانسپورٹ کی مشکل ہوتی تھی۔ آپ ایسے احباب کو اپنے ساتھ اپنی موٹر کار میں بٹھا لیتے۔ اور ان کو ان کے دفتروں تک پہنچا دیتے۔ کئی دفعہ ایسا ہوتا کہ جانے والے دوست زیادہ ہوتے اور کار میں اتنی جگہ نہ ہوتی۔ تو آپ اپنے بیٹوں کے ساتھ کرائے کی ٹیکسی میں چلے جاتے۔ اور ایسے سب دوستوں کو اپنی گاڑی میں ان کے دفتروں تک پہنچا دیتے۔

بچوں کی تربیت کے انداز

بچوں کی تربیت کے لئے بعض دفعہ والدین انہیں ڈانٹتے بھی ہیں۔ میں نے ہمیشہ یہ دیکھا کہ اگر ایسے موقعہ پر کوئی ملنے والا شخص آ جاتا تو والد صاحب اس کے سامنے کبھی کسی بچے کو نہ ڈانٹتے۔ بلکہ اس بچے میں جو خاص وصف ہوتا۔ مہمان کے سامنے وہ خوبی بیان فرماتے۔ تا کہ مہمان کے سامنے بچے کی عزت نفس مجروح نہ ہو۔ اسی طرح اگر کوئی یتیم بچہ آپ کے پاس آتا تو کبھی اس کی موجودگی میں اپنے بچوں کو پیار نہ کرتے۔ تا کہ وہ یتیم بچہ اپنے باپ کی کمی محسوس نہ کرے۔ یہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں لیکن ان سے پتہ چلتا ہے کہ والد صاحب دوسروں کے جذبات کے بارے میں کتنے حساس تھے۔

1974ء میں جب آپ مرض الموت میں مبتلا تھے۔ جماعت کے خلاف سارے ملک میں مخالفت کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا تھا۔ تین چار ماہ تک ہمارا مکمل کاروباری بائیکاٹ کیا گیا۔ گھر پر بھی دھمکی آمیز فون تقریباً روزانہ آتے تھے۔ اپنی شدید بیماری اور کمزوری کے باوجود آپ ہم لوگوں کو اور حلقہ کے احمدی احباب کو تسلی دیتے اور سب کی ہمت بڑھاتے۔ آپ کو جب علم ہوا کہ بے شمار احمدی احباب بے گھر ہو کر ربوہ میں پناہ لئے ہوئے ہیں اور انہیں مدد کی ضرورت ہے تو مجھے ان کی مدد کے لئے ایک گرانقدر رقم مرکز بھجوانے کے لئے کہا۔ چنانچہ آپ کے ارشاد کی تعمیل کردی گئی۔

1974ء میں بقرعید 25 دسمبر کو تھی اور حضرت صاحب نے احباب جماعت کو تحریک فرمائی تھی کہ جن دوستوں کے لئے ممکن ہو وہ چند روز پہلے جلسہ کے لئے ربوہ آ جائیں اور اپنی قربانیاں بھی ربوہ میں ہی کریں۔ یہ بات بھی والد صاحب تک پہنچ گئی۔ آپ نے فوراً مجھے کہا کہ ربوہ چلنے کی تیاری کرو۔ حالانکہ اس وقت ڈاکٹر جواب دے چکے تھے اور ہمیں خبردار کر دیا تھا کہ کسی وقت بھی آسمانی بلاوا آ سکتا ہے۔ آپ لوگ ذہنی طور پر تیار رہیں۔ چنانچہ 20 دسمبر 1974ء بروز جمعۃ المبارک فجر کی نماز کے بعد آپ اپنے رب کے حضور حاضر ہو گئے۔ خاکسار جنازہ کے ساتھ ربوہ پہنچا۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت 21 دسمبر کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ مبشرین میں تدفین ہوئی۔ اور تدفین کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ) نے دعا کرائی۔

سب سے بڑی دولت، احمدیت

آپ کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے جو عشق تھا اور خلفائے کرام سے جتنی عقیدت تھی اس کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ آپ ہمیں ہمیشہ اس بات کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔ کہ خلفائے کرام کی طرف سے اور مرکز سلسلہ کی طرف سے جو بھی ارشاد موصول ہو فوراً اس کی تعمیل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ نیز آخری وصیت بھی آپ نے یہی فرمائی کہ سب سے بڑی دولت جو میں تمہارے لئے چھوڑے جا رہا ہوں وہ احمدیت ہے۔ دل و جان سے اس کی حفاظت کرنا۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے آپ کی وفات پر لکھا "گزشتہ دنوں محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی کا انتقال ہو گیا ہے۔ آپ ان مخلص احمدیوں میں سے تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ مال کی فراوانی سے نوازتا ہے۔ اور پھر انہیں دین کی خاطر بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے اس مال کو خرچ کرنے کی سعادت بھی بخشتا ہے۔ سیٹھ صاحب مرحوم طبعاً سخی واقع ہوئے تھے۔ تاجروں میں ایسی طبیعت والے بزرگ کبریت احمر کے حکم میں ہوتے ہیں۔ مزید برآں سیٹھ صاحب مرحوم نمود و نمائش سے بھی بہت دور تھے۔ انہوں نے بہت سے خیراتی کاموں میں روپیہ خرچ کیا۔ اور ہمیشہ یہ خواہش رکھی کہ اس کا عام چرچا نہ ہو۔ ہاں یہ ضرور چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں یہ خرچ مقبول ہو جائے۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جناب والد صاحب مرحوم کی تمام نیکیاں قبول فرمائے۔ اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔ اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حکیم منور احمد عزیز صاحب

پیپل کا درخت

نام

اردو	پیپل
پنجابی	پپل
ہندی	پپل، مہادیو، پیپل
بنگلہ	آشوت گاچھ
فارسی	درخت لرزاں
عربی	شجر الرتعش

پیپل جنوبی ایشیا میں ہر جگہ ملتا ہے۔ جس کی اونچائی اسی نوے فٹ تک ہوتی ہے۔ اس کا تنا 30 فٹ اونچا اور گولائی 15 سے 25 فٹ تک ہوتی ہے۔ اس کی شاخیں بہت لمبی ہوتی ہیں، پتے اوپر سے صاف اور نیچے سے کھردرے ہوتے ہیں نیز قدرے لمبوترے ہوتے ہیں۔ موسم خزاں میں اس کے سب پتے جھڑ جاتے ہیں۔ اور ماگھ سے چیت تک نئے نکل آتے ہیں۔ پتوں کی رنگت ابتداء میں سرخی مائل ہوتی ہے لیکن بعد میں سبز ہو جاتی ہیں۔ اس کا پھل فالسے کے پھل کے برابر ہوتا ہے۔ جو پک جانے کے بعد گہرے بینگنی رنگ کے ہو جاتے ہیں۔ اس کے پتے تھوڑی سی ہوا چلنے پر کھڑ کھڑانے لگتے ہیں اس کے پتوں کو توڑنے سے دودھ بھی نکلتا ہے۔ جو برگد کے دودھ سے کم گاڑھا ہوتا ہے۔ جب درخت پرانا ہو جاتا ہے تو برگد کی طرح اس کی بھی داڑھیاں نکل آتی ہیں۔ مزاج گرم خشک ہے۔

تاریخ

پیپل کا درخت بہت پرانا ہے اور ہندو لوگ اس کو عرصہ قدیم سے متبرک مانتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ مذہبی اغراض و مقاصد کے پیش نظر اس کو وسیع پیمانہ پر اہل ہندو کاشت کرتے اور اس کی پرورش کرتے ہیں۔ اس کو برہمن اور بدھ مذہب کے رہنما دونوں ہی واجب التعظیم خیال کرتے ہیں۔ برہمنوں کا خیال یہ ہے کہ وشنو کا آخری اوتار اسی درخت سے سائے کے نیچے ہوا تھا۔ اسی طرح ایک خیال یہ بھی ہے کہ گوتم بدھ کو آسمانی صفات اسی درخت کی شاخ کے نیچے عطا ہوئی تھیں۔ اس درخت کے پھل مشرق کی مذہبی روایات میں نہایت اہم شمار کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ ہندو اس کی پوجا کرتے اور اس کی جڑ میں پانی ڈالنے کو ثواب سمجھتے ہیں۔ حتیٰ کہ اس کے طبی فوائد کو بھی قدیم ہندی روایات کے مطابق مذہبی رنگ میں پیش کیا جاتا ہے۔ پیپل کے درخت کی یہ بات مشہور ہے کہ اس کا ہر ایک حصہ حمل ٹھہرانے کے لئے بے حد مفید و معاون ہے۔ اس کا یہ اولاد بخش اثر اس قدر زبردست ہے کہ جس گھر میں پیپل کا درخت سالہا سال سے موجود ہو۔ اس میں شاذ و نادر ہی کوئی عورت بانجھ ملے گی۔ یہ حیرانی کی بات نہیں ہے کہ محض گھر میں پیپل کے درخت کا ہونا کس طرح حمل ٹھہرانے میں ممد و معاون ہو سکتا ہے۔ طبی تحقیقات و مشاہدات نے یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ کسی بوٹی، پودے یا درخت سے جو ہوا ہو کر آتی ہے اس میں اس پودے کے مخصوص اثرات کا ایک شمہ بھی ضرور ہوتا ہے پس اس طرح پیپل کا درخت گھر میں ہونا اپنے لطیف اثرات ہوا میں منتشر کر کے اپنے گرد و پیش رہنے والے مردوں اور عورتوں کو اپنے مخصوص فوائد سے فیض یاب کرتا ہے۔ شاید ہندوؤں میں زمانہ قدیم سے جو پیپل کی پوجا کا طریقہ رائج ہے وہ اسی قسم کے اصولوں کو پیش نظر رکھ کر جاری کیا گیا ہے۔

روبوٹ کھلونے

جاپان کی الیکٹرونک سونی کمپنی نے "آئی بو" نامی جو روبوٹ کتے تجرباتی طور پر پانچ ہزار کی تعداد میں تیار کئے تھے وہ اپنی مہنگی قیمت یعنی اڑھائی ہزار ڈالر کے باوجود دیکھتے ہی دیکھتے فروخت ہو گئے۔ ان میں سے دو ہزار امریکہ بھجوائے گئے جبکہ تین ہزار جاپان کی مقامی مارکیٹ کیلئے رکھے گئے جو صرف 20 منٹ کے اندر ہی اندر فروخت ہو گئے۔ جاپان کی اس حیرت انگیز کامیابی کو دیکھتے ہوئے امریکہ میں کھلونے بنانے والی کمپنیوں میں ہلچل مچ گئی۔ اور نیویارک سٹی کے کھلونوں کے سالانہ میلے میں مختلف قسم کے پالتو جانوروں کے نصف درجن کے قریب الیکٹرونک نمونے موجود تھے اور ان کی قیمت بھی صرف سوا سو ڈالر رکھی گئی تھی۔

لیکن سونی کے آئی بو روبوٹ سیکھنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں جن کو تھپکی دے کر پچکارا جا سکتا ہے۔ اور چھوٹے موٹے احکامات بجا لا سکتا ہے۔ اپنا سر جھکا سکتا ہے، دم ہلا سکتا ہے۔ اس کی یہ حرکات سچ مچ کے پلے سے مشابہ ہیں۔ جبکہ امریکی کھلونوں کے میلے میں پائے جانے والے کھلونے ان صلاحیتوں کے حامل نہیں ہیں۔

تاریخ کا دھارا موڑنے والے تنازعات

1800ء سے 2001ء تک دنیا کے مختلف خطوں میں ہونے والی اہم جنگوں کے اسباب و واقعات کا جائزہ

قسط دوم

روس۔ پولینڈ

بالشویک انقلاب کے بعد پولینڈ اور سوویت یونین کے درمیان سرفہرست تنازعہ زار حکمرانوں کے زمانے میں دونوں ممالک کے درمیان قائم سرحد کرزن لائن سے متعلق تھا۔ اس کی حد بندی اور آس پاس کے سرحدی علاقوں پر دونوں ممالک کے درمیان اختلافات پائے جاتے تھے۔ تنازعہ کو طول اس وقت ملا جب پولینڈ کے صدر جوزف پلسوسکی اور یوکرائن کے قوم پرست رہنما اور بالشویک انقلاب کے خلاف باغی قومیت پسند سائمن پٹلورا کے درمیان تعلقات میں گرمجوشی پیدا ہوئی۔

7 مئی 1919ء کو پولینڈ کی افواج نے کیو پر حملہ کیا جس کا بروقت جواب سوویت یونین نے دیا اور اپنی افواج کی پیش قدمی پولینڈ میں کرزن لائن کے پار تک کر دی۔ تاہم مغربی یورپ کی طاقتوں کی مداخلت کے باعث یہ جنگ ایک سال سے زائد عرصے تک جاری نہیں رہ سکی اور اکتوبر 1920ء میں معاہدہ ریگا کے تحت دونوں جانب سے کرزن لائن کو متفقہ سرحد تسلیم کر لیا گیا، جو دوسری جنگ عظیم تک دونوں ممالک کے درمیان سرحد رہی۔ تاہم اس سرحد کو مزید تقویت اس وقت حاصل ہوئی جب یالٹا کانفرنس میں اسٹالن نے اس سرحد کو سوویت پولینڈ سرحد تسلیم کیا۔

پہلی جنگ عظیم

بلقانی جنگوں کو اختتام پذیر ہوئے ابھی پورا ایک برس بھی نہ گزرا تھا کہ اس علاقے میں اجتماعی تنازعات نے جنگ عظیم اول کی صورت میں انسانیت کو ایک خوف ناک تجربے سے دوچار کیا، اور متواتر کئی سال تک انسانی خون کی ندیاں بہائی جاتی رہیں۔ جنگ عظیم اول سے قبل کسی بھی دور میں اتنے تباہ کن ہتھیاروں کے ذریعے اور پوری زمین پر کوئی بھی جنگ نہیں ہوئی۔ اس جنگ سے ایک طرف انتہائی تباہ کن ہتھیاروں کے استعمال کی ابتداء ہوئی تو دوسری جانب شاید یہی وہ دور تھا جب صحیح معنوں میں بین الاقوامیت کے تصور کو نمو حاصل ہوا۔

پہلی جنگ عظیم کئی تنازعات کی پیداوار تھی۔ یہ تنازعات نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی حقیقت کے بھی حامل تھے۔ اسی لیے جنگ عظیم دو کیمپوں ''اتحادی'' اور ''محوری'' قوتوں کے مابین لڑی گئی۔ اتحادی کیمپ میں ابتداء میں برطانیہ، فرانس، سربیا، روس اور جاپان شامل تھے۔ بعد میں 1917ء میں امریکا بھی اتحادیوں کے ساتھ شامل ہو گیا۔ محوری قوتوں میں آسٹریا، ہنگری، جرمنی اور ترکی شامل تھے۔ اس کے محرکات خفیہ دفاعی معاہدات، معاشی سامراجیت، قوم پرستی، نوآبادیاتی مفادات، نسلی برتری اور علاقائی توسیع پسندی کے عزائم پر استوار تھے۔ مثال کے طور پر الساس اور لورین کے علاقے جرمنی نے 1870ء کی فرانس جرمنی جنگ میں فرانس سے چھین لیے تھے اور فرانس ان علاقوں کو واپس حاصل کرنے کا آرزومند تھا۔ دوسری جانب ٹرینٹن اور ٹریسٹ کے علاقے آسٹریا کے زیر استحقاق تھے، مگر ان میں اطالوی النسل لوگ آباد تھے، اس لئے اٹلی ان علاقوں کو حاصل کرنا چاہتا تھا۔ بلقان میں بوسنیا اور ہرزیگوینا کے صوبوں کو بھی الساس اور لورین کی سی حیثیت حاصل تھی۔ یہ دونوں صوبے 1878ء کی برلن کانگریس میں آسٹریا ہنگری کو دے دیئے گئے تھے، لیکن انہیں پابند کر دیا گیا تھا کہ وہ ان صوبوں کا مکمل الحاق نہیں کریں گے، لیکن آسٹریا، ہنگری نے 1908ء میں اس معاہدے سے انحراف کرتے ہوئے بوسنیا اور ہرزیگوینا پر اپنا اقتدار اعلیٰ قائم کیا اور ان علاقوں کو آسٹریا ہنگری سلطنت میں ضم کر لیا۔ سربیا میں اس کا شدید ردعمل ہوا، کیوں کہ ان علاقوں پر خود سربیا کی نظر تھی۔ چنانچہ آسٹریا، ہنگری اور سربیا کے درمیان دشمنی نے خوف ناک شکل اختیار کر لی۔ آخر کار آسٹریا کے ولی عہد آرچ ڈیوک فرڈیننڈ کو بوسنیا کے قصبے سراجیوو میں قتل کر دیا گیا اور اس کے نتیجے میں 28 جولائی 1914ء کو پہلی عالمی جنگ کا آغاز ہو گیا۔ درحقیقت قتل کی سازش میں ہتھیار، طریقہ کار اور ہدایات دینے والوں میں سربیا کے اعلیٰ سرکاری عہدے داران شامل تھے۔ چنانچہ جونہی ولی عہد کے قتل کی خبر آسٹریا پہنچی تو انہوں نے سخت قسم کا انتقام لینے کا فیصلہ کیا اور سربیا کو مکمل طور پر تباہ کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ جرمنی نے آسٹریا اور ہنگری کا ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ دوسری طرف زار بادشاہت کے تحت روسی وزیر خارجہ سازانوف نے سربیا کے سفیر کو یقین دلایا کہ روس کسی بھی صورت میں سربیا پر آسٹریا اور ہنگری کے حملے کو برداشت نہیں کرے گا۔ اس حوصلہ افزائی کے پیش نظر سربیا نے آسٹریا اور ہنگری کی کسی بھی شرط کو ماننے سے انکار کر دیا اور 28 جولائی 1914ء کو سربیا پر آسٹریا نے حملہ کر دیا۔ لیکن سربیا پہلے ہی کیل کانٹے سے لیس ہو کر جنگ کے لئے تیار بیٹھا تھا۔ دوسری جانب روس نے فوجوں کو جمع کرنا شروع کیا تو جرمنی نے روس کو بارہ گھنٹے کا نوٹس دیا کہ وہ مداخلت نہ کرے۔ لیکن روس نے یہ الٹی میٹم ماننے سے انکار کر دیا۔ اس لئے جرمنی نے روس کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ اس جنگ کے پھیلنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جنگ میں سربیا کو فرانس اور فرانس کو برطانیہ کی حمایت حاصل تھی۔ چنانچہ برطانیہ بھی اگست 1914ء میں جنگ میں شریک ہو گیا۔ برطانیہ کی جنگ میں شرکت کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ جرمنی نے بیلجیئم پر بھی حملہ کر دیا تھا جس کے ساتھ ایک دفاعی معاہدے کے تحت برطانیہ پابند تھا کہ بیلجیئم پر جارحیت کی صورت میں وہ اس کا ساتھ دے گا۔

روس 1917ء تک اتحادیوں کے ساتھ مل کر لڑتا رہا۔ لیکن زار بادشاہت کے خاتمے اور بالشویک انقلاب آنے کے ساتھ ہی لینن کی پالیسی کے تحت روس، جواب سوویت یونین بن چکا تھا، جنگ سے علیحدہ ہو گیا۔ روس کے جنگ سے علیحدگی سے یہ تاثر لیا جانے لگا تھا کہ اب جنگ میں اتحادیوں کی پوزیشن کمزور ہو جائے گی، مگر فرانس اور برطانیہ سے اقتصادی اور ثقافتی تعلقات کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے امریکا کو اپنی عدم مداخلت کی پالیسی ترک کرنا پڑی اور اس نے اتحادیوں کی مدد کے لئے اس تنازعہ کو جواز بنایا کہ اس کے ایک جہاز لوسی ٹینیا کو جرمن آبدوزوں نے تباہ کر دیا جس میں سینکڑوں امریکی مارے گئے اس لئے اب امریکا بھی اتحادیوں کی جانب سے اس جنگ میں کودنا چاہتا ہے۔ درحقیقت جرمنی امریکا کے مستقبل کے لئے خطرہ بنتا جا رہا تھا اس لئے موقع کی نزاکت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے امریکا جنگ میں شریک ہو گیا۔ اس کا انجام اتحادیوں کی فتح اور محوری طاقتوں کی شکست وریخت کی صورت میں سامنے آیا۔

دیکھتے دیکھتے اس جنگ کے شعلوں نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ 51 ماہ تک جاری رہنے والی اس جنگ عظیم میں دنیا کے ساڑھے چھ کروڑ افراد براہ راست ملوث تھے۔ ان میں سے تقریباً نوے لاکھ افراد لقمہ اجل بنے، دو کروڑ بیس لاکھ افراد مستقل یا عارضی طور پر زخمی ہوئے، اور پچاس لاکھ افراد لاپتہ ہوئے۔ ایک اندازے کے مطابق مجموعی طور پر 4 کھرب ڈالر کا نقصان ہوا۔ تمام جنگی مقامات کے راستے، پل، نہریں، اور متعدد شہر ملیامیٹ ہو گئے، یورپ کی لاکھوں ایکڑ زمین بنجر ہو گئی اور تجارتی سامان سے لدے بے شمار بحری جہاز غرق کر دیے گئے۔

آخر کار 18 جنوری 1918ء کو امریکی صدر وڈرو ولسن نے اپنا 14 نکاتی امن فارمولا پیش کیا، جس کو قبول کرتے ہوئے پہلے جرمنی ہتھیار پھینک کر صلح کے لئے تیار ہوا اور بعد میں آسٹریا اور ترکی کے ہتھیار ڈالنے سے یہ جنگ ختم ہو گئی۔ بعد میں اتحادی اور محوری طاقتوں کے مابین امن معاہدات ہوئے، جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

1۔ ٹریٹی آف سینٹ جرمین اتحادی قوتوں اور آسٹریا کے مابین۔

2۔ ٹریٹی آف ٹرائنن اتحادی قوتوں اور ہنگری کے درمیان۔

3۔ ٹریٹی آف نلی اتحادی قوتوں اور بلغاریہ کے درمیان۔

4۔ ٹریٹی آف سیورز اتحادی قوتوں اور ترکی کے درمیان۔

5۔ ٹریٹی آف ورسیلز اتحادی قوتوں اور جرمنی کے مابین۔

مگر امن بحال کرنے کے عہدناموں میں ہارنے والوں سے زندہ رہنے کا حق بھی چھین لیا گیا۔ ان کی تباہ شدہ جائیدادیں آپس میں تقسیم کر لی گئیں۔ ان کی عزت نفس کو مجروح کیا گیا، بلکہ انہیں مجبور کیا گیا کہ وہ ان مظالم کا جواب دوبارہ آگ و خون کا ایک ایسا کھیل شروع کر کے دیں، جس سے رہی سہی انسانیت بھی جل کر راکھ ہو جائے۔ حسب توقع ایسا ہی ہوا۔ یہ امن معاہدات نئے تنازعات کی بنیاد ثابت ہوئے۔ معاہدہ ورسائی (جسے ای ایچ کار نے اپنی کتاب انٹرنیشنل ریلیشنز بٹوین ٹو وارز میں آمرانہ امن کا نام دیا ہے) کی موجودگی اور ہٹلر و مسولینی کی خوف ناک شخصیتوں نے ایسے تنازعات کی آبیاری کی، جو بڑھتے بڑھتے دوسری جنگ عظیم کی شکل اختیار کر گئے۔ آمریت اور

سامراجیت کی آڑ میں قومیت کے نعروں نے جلتی پر تیل کا کام کیا۔ یکم ستمبر 1939ء کو ہٹلر نے اپنی پالیسی Blitzkriag (پوری قوت کے ساتھ حملہ) کے تحت حملہ کر کے چار ہفتوں میں پولینڈ، چار دن میں ہالینڈ اور دو ہفتوں میں بیلجیئم کو فتح کرنے کے بعد فرانس اور پھر فن لینڈ کی جانب پیش قدمی کی تو دوسری جانب یورپ اور افریقہ سے متصل علاقوں میں مسولینی کی قیادت میں اٹلی اتحادیوں سے برسرپیکار ہوا۔ ابھی براعظم ایشیا خاموش تھا کہ اٹلی اور جرمنی کے اتحادی جاپان نے پرل ہاربر پر حملہ کر کے تاریخ ساز غلطی کرتے ہوئے امریکا کو جنگ میں شمولیت کی دعوت دے دی۔ یوں پوری جنگ کا پانسا دیکھتے ہی دیکھتے بدل گیا اور امریکا کی رفاقت میں اتحادی محوریوں پر حاوی ہو گئے۔ ستمبر 1943ء میں اٹلی نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالے، 8 مئی 1945ء کو جرمنی کی طرف سے شکست تسلیم کی گئی اور اگست 1945ء میں جاپان نے غیر مشروط طور پر ہتھیار ڈالے۔

چین۔ جاپان

پہلی جنگ عظیم کے بعد مغربی طاقتوں کی دیکھا دیکھی جاپان کو بھی سپر پاور بننے کا خیال آیا۔ جاپان کے توسیع پسندانہ عزائم جرمنی اور اٹلی کی قومیت پسندی سے مزید تقویت پا رہے تھے۔ جاپان پہلے ہی چینی صوبے کوریا اور چوزن پر قبضہ کر چکا تھا اور منچوریا کا علاقہ جس پر روس سے 1904ء سے 1905ء میں جنگ کر چکا تھا، اسے بین الاقوامی دباؤ اور روس جاپان مشترکہ معاہدہ امن کے تحت چین کے حوالے کر چکا تھا۔ اب دوبارہ منچوریا پر قبضہ کرنے کے خواب دیکھ رہا تھا، کیوں کہ منچوریا چین کا ایک زرخیز علاقہ ہے۔ یہاں گرم پانی کی بندرگاہ ہے اور پھر سب سے قابل ذکر بات یہ ہے کہ یہاں سے ایک ریلوے لائن روس تک جاتی تھی، بالآخر جاپان نے اپنے تئیں تنازعات ڈھونڈنے شروع کر دیے تاکہ کسی نہ کسی طرح منچوریا پر قبضہ کیا جائے۔ جاپان اپنی دانست میں یہ سمجھتا تھا کہ اگر منچوریا پر اس نے قبضہ نہ کیا تو موقع سے فائدہ اٹھا کر روس اس علاقے پر ہاتھ پھیر دے گا، چنانچہ 19 ستمبر 1931ء کو جاپان نے مکڈن پر حملہ کر دیا اور وجہ یہ پیش کی کہ ہم نے 18 اور 19 ستمبر کی درمیانی شب چین سے جاپان جانے والی مکڈن کی ریلوے لائن چینی سپاہیوں کو اڑاتے ہوئے دیکھا تھا، اس لئے اس علاقے سے چین پر حملہ کر دیا۔ جاپانی دستے سے ایک محدود جنگ کے نتیجے میں 10 ہزار چینی سپاہیوں نے ہتھیار ڈالے دیے۔ چار دن میں مکڈن کے شمال میں دو سو میل تک جاپانی فوجوں نے قبضہ کر لیا اور اس کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے جاپانی فوجوں کا رخ منچوریا کی جانب ہو گیا۔ نومبر کے وسط تک جاپانی فوجیں منچوریا پر قبضہ کر کے جنوب کی طرف بڑھنے لگیں، جنوب کی جانب پن چاؤ فتح کرنے کے بعد 4 جنوری 1932ء کو جاپانی فوجیں دیوار چین تک پہنچ گئیں۔

یہاں ایک سوال ذہن پر دستک دیتا ہے کہ چین جیسے وسیع رقبے اور کثیر آبادی والے ملک کے حصوں پر جاپان نے کیسے قبضہ کر لیا۔ اس کا جواب زیادہ مشکل نہیں ہے، کیوں کہ اس وقت کا چین آج کے چین سے بالکل مختلف تھا۔ برطانیہ نے اپنے مفاد کی خاطر چینیوں کو منشیات (افیون) کی لت میں مبتلا کر دیا تھا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق چین کی دو تہائی آبادی نشے کی عادی تھی۔ اسی وجہ سے اس وقت چین کو ''سویا ہوا چین'' کے نام سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔

الغرض، جاپان نے چینی علاقوں پر قبضہ کر لیا جو دوسری جنگ عظیم تک جاپانی اقتدار اعلیٰ کی چھتری تلے منچوریا کی نام نہاد حکومت کے تحت رہے اور انجمن اقوام عالم خاموش تماشائی بنی رہی۔

دوسری جنگ عظیم

دوسری جنگ عظیم تباہ کاریوں کے اعتبار سے پہلی جنگ عظیم سے بہت آگے نکل گئی۔ اس جنگ میں تمام بین الاقوامی قوانین، روایات اور اخلاقیات کو بالائے طاق رکھ کر انتہائی بربریت کا مظاہرہ کیا گیا، بلکہ پہلی جنگ عظیم کے کھنڈر پر امن کے جس تاج محل، (مجلس اقوام) کو تعمیر کیا گیا تھا وہ بھی برقرار نہ رہ سکا۔ شہر کے شہر کھنڈرات بن گئے، آبادیاں معدوم ہو گئیں۔ فضا اور پانی سب ہی انسانی خون میں تر تھے۔ اس جنگ میں زہریلی گیسوں سے لے کر نیپام بم تک اور پھر ایٹم بم بھی استعمال کئے گئے۔ چند لمحوں میں ہیروشیما اور ناگاساکی میں بسنے والے لاکھوں باسیوں کو موت کی نیند سلا دیا گیا۔ سمندروں، ہواؤں اور فضا میں اتنا زہر پھیلا دیا گیا کہ مدتوں اس کے اثرات دنیا کے جانداروں پر مرتب ہوتے رہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انسانی عظمت کا وہ تقدس خاک میں مل گیا، جو اسے باقی جانداروں پر فضیلت بخشتا ہے۔

جنگ کوریا

دوسری جنگ عظیم کے شعلے ابھی پوری طرح سرد نہ ہوئے تھے کہ عالمی اسٹیج پر ایک نئی جنگ کا آغاز عین بیسویں صدی کے نصف میں ہوا۔ یہ جنگ ''جنگ کوریا'' کے نام سے مشہور ہوئی، جو نظریاتی تنازعہ سے شروع ہوئی اور علاقائی تنازعہ نے اس کو نقطہ عروج پر پہنچا دیا۔ صورت حال کچھ یوں تھی کہ 1945ء میں جاپان کو اتحادیوں سے شکست ہوئی تو منچوریا میں سوویت فوجوں کی موجودگی کے سبب اتحادیوں نے کوریا میں جنگ بندی کے لئے Parallel38 پر کوریا کو تقسیم کر دیا تھا۔ شمالی کوریا میں جنگ بندی اور عارضی انتظام و انصرام کی ذمے داری سوویت یونین اور جنوبی کوریا میں یہ ذمہ داری امریکی افواج کے سپرد کی گئی۔ جس وقت یہ تقسیم ہو رہی تھی، اس وقت کسی کے ذہن میں یہ تصور نہ تھا کہ تقسیم حتمی ہو سکتی ہے، بظاہر یہ خیال تھا کہ جنگ بندی کے بعد کوریا پہلے کی طرح متحد ہو جائے گا، لیکن اندر ہی اندر نظریات کی ترویج اور حلقہ اثر میں توسیع کوریا میں سوویت یونین کے زیر انتظام انتخابات کرا کے کم ال سنگ کی حکومت قائم ہوئی، جب کہ جنوبی کوریا کی صدارت سنگمن ری کے حصے میں آئی۔ یہ دونوں ریاستیں اپنے ہمسائے، علاقے اور حکومت کو متنازعہ قرار دیتی تھیں۔ سپر طاقتوں کی آشیرباد اس تنازعہ کو ہوا دینے کے مترادف تھی، چنانچہ ان تنازعات نے اس حد تک طول پکڑا کہ 25 جون 1950ء کو شمالی کوریا کی جانب سے سنگمن ری کی متنازعہ حکومت کے خاتمے اور کوریا کو متحد کرنے کی غرض سے حملہ کیا گیا۔ یہاں یہ بات واضح رہے کہ یہ حملہ اس وقت کیا گیا جب شمالی کوریا میں سوویت افواج اور جنوبی کوریا میں امریکی دفاعی مشیر موجود تھے، چنانچہ یہ جنگ دو فریقوں کے درمیان نہیں بلکہ دو نظریات کے درمیان معرکہ تصور کی جانے لگی۔ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اس حوالے سے 27 جون 1950ء کو ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں اس بات کی سفارش کی گئی کہ اقوام متحدہ کے رکن ممالک جنوبی کوریا کو ایسی امداد فراہم کریں جو مسلح حملے کو روکنے اور علاقے میں بین الاقوامی امن اور سلامتی کی فضا بحال کرنے کے لئے ضروری ہو''۔ امریکی حکومت نے اسی روز اپنی فضائی اور بحری افواج کو حکم دیا کہ وہ جنوبی کوریا کی حکومت کی ''مناسب امداد'' کریں، نیز اس نے اپنی بری فوج کو بھی کارروائی میں حصہ لینے کے لئے روانہ کر دیا۔

7 جولائی 1950ء کو سلامتی کونسل کے فیصلے کے مطابق اقوام متحدہ کے 16 رکن ممالک آسٹریلیا، بیلجیئم، کینیڈا، کولمبیا، ایتھوپیا، فرانس، برطانیہ، یونان، لکسمبرگ، ہالینڈ، فلپائن، نیوزی لینڈ، تھائی لینڈ، ترکی، جنوبی افریقہ اور امریکا نے اپنی فوجوں کو شمالی کوریا کے خلاف صف آراء کر دیا (جن کی قیادت ابتداء میں جنرل میک آرتھر کر رہا تھا تاہم بعد میں اسے اس محاذ سے واپس بلا لیا گیا تھا) اور دیکھتے ہی دیکھتے جنوبی کوریا، امریکا اور اقوام متحدہ کی افواج، شمالی کوریا کو پیچھے دھکیلتے ہوئے دریائے یالو تک پہنچ گئیں، جو چین کی سرحد سے ملحق ہے۔ اب اپنے نظریاتی بھائیوں کی امداد اور مخالفوں کی جانب سے درپیش خطرات کے پیش نظر چین کا جنگ میں شامل ہونا ناگزیر ہو گیا۔ چین نے اپنی افواج کو شمالی کوریا میں اتارنا شروع کر دیا۔ اس کی وجہ سے جنگ نے اور شدت اختیار کر لی۔ دوسری طرف امریکا کی تشویش میں مزید اضافہ ہو گیا، کیوں کہ خطے کے شمال میں سوویت یونین جزیرہ کورائل اور شمالی سخالین پر پورا استحقاق رکھتا تھا۔ دوسری جانب اشتراکی حکومت قائم ہو جاتی تو امریکا کا لاڈلا جاپان خطروں میں گھر جاتا۔ چنانچہ خطے میں اپنے مفادات کے تحت امریکا نے اقوام متحدہ کی افواج کی سربراہی کرتے ہوئے بھرپور انداز میں جنگ کی۔ دوسری جانب شمالی کوریا اور چین نے بھی اس کا بھرپور ساتھ دیا۔ بالآخر 25 جون 1950ء سے کوریا کو متحد کرنے کے تنازعے سے شروع ہونے والی جنگ جولائی 1953ء تک جاری رہی۔ 28 جولائی کو جنگ بندی کا معاہدہ طے پایا مگر ہزاروں نفوس کے پیوند خاک ہو جانے کے بعد۔ اس معاہدے کے تحت کوریا کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا۔ اس جنگ کی وجہ سے سرد جنگ یورپ سے نکل کر ایشیا میں بھی پھیل گئی جس کی وجہ سے امریکا کو دو طرفہ اور کثیر طرفہ معاہدے جیسے سیٹو اور سینٹو کرنے پڑے۔ مغربی جرمنی جنگ کوریا سے متاثر ہو کر نیٹو کا رکن بن گیا کہ کہیں مشرقی جرمنی بھی سوویت ہم نوائی کے تحت شمالی کوریا جیسا اقدام نہ کر بیٹھے۔

معاہدہ امن کے ذریعے جنگ تو ختم ہو گئی مگر دونوں کوریا کے درمیان تعلقات کشیدہ رہے۔ تاہم نصف صدی گزرنے کے بعد 6 اپریل 2002ء کو کشیدگی کا خاتمہ ہوا۔ شمالی اور جنوبی کوریا نے اپنے تعلقات معمول پر لانے کا خوش کن اعلان کیا۔ شمالی کوریا کے موجودہ سربراہ کم جونگ ال نے جنوبی کوریا کے صدر کم ڈائے کی جانب سے کی جانے والی درخواست جس میں امریکا اور جاپان سے بھی مذاکرات کی پیش کش کی گئی تھی قبول کر کے ماحول کو بہتر بنانے کی کوشش کی جس کے تحت دونوں ممالک کے درمیان تجارتی روابط بحال ہوئے اور دونوں طرف منقسم خاندانوں کو یک جا ہونے کا موقع ملا اور دنیا نے دیکھا کہ جنگ اور کشیدگی کسی مسئلہ کا حل نہیں ہوتی اور نہ صرف مذاکرات ہی سے پائے دار امن کا قیام ممکن ہوتا ہے۔

ہماری زندگی اور ایجادات

سب جانتے ہیں کہ ایجادات اور دریافتیں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وقوع پذیر ہوئیں۔ تاہم موجودہ صدی کے سائنس دانوں نے ہر چیز کی تیاری کے طریقوں اور کارکردگی کو بہتر بنانے کیلئے بہت سی نئی دریافتوں کا اضافہ کیا ہے۔ آج بھی سائنس دانوں اور ماہرین کے گروہ نئی ایجادات کیلئے ایک دوسرے کے ساتھ اپنے علم اور خیالات کا تبادلہ کرتے ہیں۔ آج ہمیں اپنے اردگرد جتنی بھی ترقی نظر آتی ہے۔ وہ سب سائنس دانوں اور ماہرین کی کوششوں ہی کی بدولت ہے۔ پہلے مشکل سے مشکل اور سخت ترین کام انسان کو اپنے زور بازو سے کرنا پڑتا تھا لیکن اب مشینوں سے ہر قسم کا کام لیا جاتا ہے۔ اس طرح مشینوں کی بدولت ہم اپنے آباؤ اجداد کی نسبت بہت سہل زندگی گزار رہے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہنا چاہئے کہ ایجادات اور دریافتوں کی بدولت پوری دنیا میں ماضی کے مقابلے میں کہیں زیادہ انسانوں کو خوراک کے علاوہ زندگی کی دیگر ضروریات میسر آ رہی ہیں۔

(ایجادات اور دریافتیں صفحہ 14)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

مکرم مبشر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ نظارت امور عامہ کے والد مکرم ملک غلام محمد جنجوعہ صاحب آف جل بھٹیاں حال باب الابواب ربوہ مورخہ 20 ستمبر 2002ء بروز جمعۃ المبارک کی شام وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 72 سال تھی۔ اسی روز رات ساڑھے دس بجے آپ کے برادر نسبتی مکرم محمد امتیاز خالد صاحب مربی سلسلہ ٹاؤن شپ لاہور نے باب الابواب میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین مکمل ہونے پر مکرم مہر نذیر احمد صاحب صدر حلقہ باب الابواب نے دعا کروائی۔ آپ نے 1955ء میں بیعت کی تھی۔ پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ مربی صاحب موصوف کے علاوہ دوسرے بیٹے مکرم محمد اقبال صاحب ٹیچر گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ہیں۔ آپ مکرم عبدالقدیر فیاض صاحب چانڈیو مربی سلسلہ کے ہم زلف اور مکرم محمود احمد انیس صاحب مربی سلسلہ کے ماموں تھے۔ احباب جماعت سے ان کی مغفرت اور لواحقین کو صبر جمیل ملنے کی درخواست دعا ہے۔

ضرورت سیکیورٹی سٹاف

دارالذکر لاہور میں سیکیورٹی کیلئے صحت مند باہمت اور خدمت کا جذبہ رکھنے والے افراد کی ضرورت ہے اسلحہ لائسنس رکھنے والے افراد اور سابقہ فوجی احباب کو ترجیح دی جائے گی۔ اپنی درخواستیں امیر صاحب جماعت احمدیہ ضلع لاہور کے نام اپنے صدر حلقہ یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 30 ستمبر 2002ء تک دفتر ضلع لاہور (دارالذکر) میں مکرم مولوی نذیر احمد صاحب کے پاس صبح 9 بجے تا شام 4 بجے تک جمع کرائیں۔

(نائب امیر جماعت احمدیہ لاہور)

ولادت

مکرم محمد مقبول صاحب کارکن دفتر مشیر قانونی کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 30-اگست 2002 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام ''مستنصر احمد'' عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم منظور احمد سعید (مرحوم) کا پوتا اور مکرم محمد ناصر احمد صاحب (اسسٹنٹ ڈائریکٹر آف وفاقی پبلک سروس کمیشن) اسلام آباد کا نواسہ ہے۔ بچے کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کی درخواست دعا ہے۔

نکاح

مکرم عادل خاں صاحب ولد مکرم سعد اللہ خانصاحب سکنہ گارڈن ٹاؤن ملتان لکھتے ہیں۔ خاکسار کی دختر مکرمہ نازش عادل صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم عبدالغفور چوہدری صاحب ولد مکرم عبدالباسط چوہدری سکنہ سرائے عالمگیر حال میڈرڈ سپین بعوض حق مہر مبلغ دو لاکھ روپے مکرم محمد عارف بشیر صاحب مربی سلسلہ بیت السلام ملتان نے مورخہ 2-اگست 2002ء قبل از جمعہ پڑھا۔ مکرمہ نازش صاحبہ مکرم فیض احمد مرحوم کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت فرمائے۔

تمام پرائیویٹ تعلیمی ادارہ جات فوری متوجہ ہوں

تمام پرائیویٹ تعلیمی اداروں بشمول مونٹیسری K.G. تا میٹرک اے-اولیول- کمپیوٹر و ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹ اور ٹیچر ٹریننگ کالجز اور ڈگری کی سطح تک کے تمام کالجوں و پیشہ ورانہ کالجوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ پرائیویٹ انسٹی ٹیوشن ریگولیشن اینڈ کنٹرول آرڈیننس مجریہ 2001 کے تحت ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفس ایجوکیشن کے دفتر میں رجسٹریشن اور رجسٹریشن کی تجدید (رینول) کے پابند ہیں۔ لہٰذا انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ تیس دن کے اندر ای-ڈی-او آفس میں رجسٹریشن کیلئے درخواست داخل کر دیں۔ درخواست مقررہ پروفارما پر دی جائے گی جو ای-ڈی آفس میں دستیاب ہیں۔ خلاف ورزی کے مرتکب اداروں کے خلاف پرائیویٹ انسٹی ٹیوشن اینڈ ریگولیشن اینڈ کنٹرول آرڈیننس مجریہ 2001 کے تحت قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ (بحوالہ روزنامہ ڈان مورخہ 19-9-2002)

(مرسلہ نظارت تعلیم)

گمشدہ رسید بک

مجلس انصار اللہ ہڈیارہ ضلع لاہور کی رسید بک نمبر 2600 گم ہوگئی ہے۔ احباب مطلع رہیں کہ اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ ادا نہ کیا جائے۔ اگر کسی دوست کو رسید بک ملے تو براہ کرم یہ رسید بک دفتر میں بھجوا کر ممنون فرمائیں شکریہ۔

(قائد مال انصار اللہ پاکستان)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بیجنگ میں اسرائیلی سفیر کی طلبی چینی وزارت خارجہ نے بیجنگ میں اسرائیل کے سفیر کو طلب کر کے عرفات کے ہیڈ کوارٹرز کے محاصرے پر شدید احتجاج کیا ہے چینی وزارت خارجہ نے یاسر عرفات کے خلاف اسرائیل کے اقدامات کی مذمت کی۔

فلسطینیوں پر نماز اور اذان دینے کی پابندی

اسرائیلی حکومت نے فلسطینیوں کو حرم ابراہیم میں اذان دینے اور نماز پڑھنے پر پابندی لگا دی ہے۔ فلسطین کی وزارت اوقاف نے اس اقدام کی سخت مذمت کی ہے اور اسرائیلی حکومت پر انسانی حقوق' بین الاقوامی معاہدوں اور آسمانی تعلیمات کی خلاف ورزی کا الزام لگایا ہے۔

محاصرہ جاری ہے اسرائیلی فوجیوں نے یاسر عرفات کے ہیڈ کوارٹر کا محاصرہ جاری رکھا ہوا ہے۔ البتہ فلسطینی ہیڈ کوارٹر کو گرانے کا کام عالمی دباؤ پر روک دیا ہے۔ اسرائیلی گولہ باری سے وزارت داخلہ کی عمارت میں آگ بھڑک اٹھی۔ اسرائیلی فوجی حکام نے یاسر عرفات کے ہیڈ کوارٹر میں پانی اور خوراک پہنچائی۔ اسرائیلی وزیر اعظم نے کہا ہے کہ یاسر عرفات کو مارنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ وہ جہاں چاہیں رہ سکتے ہیں۔ اسرائیلی حکام نے اعلان کیا ہے کہ محاصرہ اس وقت تک جاری رہے گا جب تک اسرائیل کو مطلوب 50-افراد حوالے نہیں کئے جائے۔ اسرائیل نے محاصرہ ختم کرنے کی عالمی اپیلیں مسترد کر دی ہیں۔ لبنان میں محاصرہ کے خلاف ہزاروں افراد نے مظاہرہ کیا۔

انڈونیشیا میں بم دھماکہ انڈونیشیا میں امریکی سفارت خانے کے قریب کار بم دھماکہ میں ایک حملہ آور ہلاک ہو گیا۔ کار کی اگلی سیٹ پر بیٹھے شخص نے گرینڈ عمارت کی طرف پھینکا لیکن وہ کار ہی میں پھٹ گیا۔ زخمی ڈرائیور گرفتار اور دو ملزم فرار ہو گئے۔

70 فیصد آبادی ذہنی مریض ماہرین نفسیات کے ایک سروے کے مطابق گزشتہ بارہ برسوں سے مقبوضہ کشمیر میں جاری تشدد کے پیش نظر یہاں 70 فیصد آبادی ذہنی امراض میں مبتلا ہو چکی ہے بچے نیند میں بڑ بڑانے کے عادی ہو گئے ہیں۔ ہر گھر کا کوئی نہ کوئی فرد ہلاک' زخمی اور لاپتہ ہو گیا ہے۔

اقوام متحدہ امریکہ کے ہاتھوں استعمال نہ ہو عراق نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ امریکہ کے ہاتھوں استعمال نہ ہو نئی قرارداد کا کوئی جواز نہیں۔ عراقی نائب صدر نے کہا کہ امریکہ اور برطانیہ کے سوا سلامتی کونسل کے تمام ارکان عراق کے خلاف نئی قرارداد کی منظوری کے خلاف ہیں۔ اقوام متحدہ عراق پر حملے کیلئے امریکہ کو پلیٹ فارم مہیا نہ کرے۔

جرمنی میں انتخابات جرمنی کے عام انتخابات میں چانسلر ہارڈ شروڈر کی سوشل ڈیموکریٹ پارٹی اور اتحادی جماعت گریز پارٹی نے الیکشن جیت لیا ہے۔ حتمی نتائج کے مطابق پارلیمنٹ کی 603 نشستوں میں سے 306 نشستیں حکمران اتحاد نے حاصل کیں اور اپوزیشن 295 نشستیں لینے میں کامیاب ہوئی۔ شروڈر کی دوبارہ کامیابی کی اہم وجہ عراق کے معاملے پر امریکہ کے خلاف موقف اختیار کرنا ہے۔

مہم جوئی کا بھرپور جواب دینگے ایران کے صدر محمد خاتمی نے امریکہ کو خبردار کیا ہے کہ عراق پر حملے کی آڑ میں ایران کے خلاف کسی بھی مہم جوئی کا بھرپور جواب دینگے۔ ایرانی فوج کسی بھی خطرے سے نمٹنے کیلئے تیار ہے۔ ایران کے خلاف کارروائی احمقانہ اقدام ہوگا

برطانوی کابینہ میں اختلاف برطانوی کابینہ میں عراق پر حملے کیلئے عالمی حمایت حاصل کرنے کے معاملے پر اختلافات پیدا ہو گئے ہیں اور وزیر اعظم ٹونی بلیئر کے برعکس چند وزراء نے امریکہ سے مطالبہ کرنا شروع کر دیا ہے کہ عراق پر حملہ کے لئے عالمی برادری کی حمایت حاصل کرنا ضروری ہے۔ رابن کک نے کہا کہ حملے سے پہلے صدام کے خلاف عالمی اتحاد بنا کر انہیں تنہا کرنے کی ضرورت ہے۔

عراق کے خلاف قرارداد برطانوی وزیر اعظم ٹونی بلیئر کے دفتر کی جانب سے کہا گیا ہے کہ عراق کے خلاف قرارداد 30 ستمبر سے پہلے منظور کرالی جائے گی۔ ادھر نیویارک میں سفارتکاروں کا کہنا ہے کہ عراق کے خلاف نئی قرارداد اسی ہفتہ کے دوران سلامتی کونسل میں پیش ہو گی۔ اور توقع ہے کہ منظور کر لی جائے گی۔ رمزفیلڈ نے کہا کہ عراق پر حملے کی صورت میں حکمران ٹولے اور مہلک ہتھیاروں کو نشانہ بنایا جائے گا۔ عوام کو نقصان نہیں پہنچائیں گے تاہم بش نے ابھی حملے کا فیصلہ نہیں کیا۔

بھارتی فوجی کانوائے پر حملہ مقبوضہ کشمیر میں حزب المجاہدین نے بھارتی فوج کے کانوائے پر حملہ کر کے 22 فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ سنگم پچھواڑہ میں مجاہدین نے بارودی سرنگ بچھا کر بھارتی فوج کی ایک بس اڑا دی متعدد بھارتی فوجی ہلاک اور زخمی ہو گئے۔

80 ہزار دہشت گرد امریکہ نے دنیا بھر میں 80 ہزار دہشت گردوں کی نشان دہی کی ہے۔ امریکی کانگریشنل رپورٹ کے مطابق بڑی تعداد میں القاعدہ کے رکن امریکہ میں وسیع پیمانے پر حملے کرنے کیلئے گزشتہ پانچ سالوں سے دراندازی کی کوشش کر رہے ہیں۔

یاسر عرفات کی زندگی کو خطرہ ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ فلسطین کے محصور صدر یاسر عرفات کی زندگی خطرہ میں ہے۔ ان کی ہلاکت سے خطے میں تشدد میں اضافہ ہوگا۔ مہاتیر محمد نے امریکہ فرانس اور جرمنی کے لیڈروں کو خطوط لکھے ہیں کہ اسرائیلی کارروائیاں نہ روکی گئیں تو امن خطرہ میں پڑ جائے گا۔

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

بدھ	25-ستمبر	زوال آفتاب :	1-00
بدھ	25-ستمبر	غروب آفتاب :	7-04
جمعرات	26-ستمبر	طلوع فجر :	5-35
جمعرات	26-ستمبر	طلوع آفتاب :	6-56

مزدور کی تنخواہ 2500 روپے مقرر وفاقی حکومت نے 30 سال بعد نئی لیبر پالیسی کا اعلان کر دیا ہے جس میں ایک مرتبہ پھر مزدور کی کم از کم تنخواہ پچیس سو روپے ماہوار مقرر کی گئی ہے اور کنٹریکٹ ملازمین مستقل کرنے کا حکم دے دیا گیا ہے- لیبر سے متعلق 32 قوانین ختم کر کے انہیں صرف 6 قوانین میں تبدیل کر دیا گیا ہے- نئی لیبر پالیسی کے خدوخال بیان کرتے ہوئے وفاقی وزیر محنت و افرادی قوت نے کہا کہ اس سے قبل 1972ء میں لیبر پالیسی بنائی گئی- انہوں نے کہا کہ حکومت نے کارکنوں اور مالکان کو اکٹھا بٹھا دیا ہے- تمام معاملات تنازعات' افہام وتفہیم اور مذاکرات سے حل ہونگے- کئی اداروں میں یونین سازی ختم کردی گئی ہے-

اسلامی دنیا کی ترقی انتہا پسندی سے ممکن نہیں صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ بھارتی وزیر اعظم میرے ساتھ بات چیت کرنے کیلئے تیار نہیں تو ہم بھی ان سے بات چیت کیلئے تیار نہیں ہیں- انہوں نے کہا کہ پاکستان اور اسلامی دنیا کی ترقی دہشت گردی اور انتہا پسندی کے راستے سے ممکن نہیں ہے- ترقی کا صرف ایک ہی راستہ ہے ہم مغربی ممالک کی طرح سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبوں میں آگے سے آگے بڑھیں اور ان وسائل کو ترقی دیں-

بھارت پاکستان کو کبھی دہشت گرد قرار نہیں دلوا سکتا وفاقی وزیر اطلاعات نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان کو دہشت گرد ملک قرار دینے کی کوششوں میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکے گا- مقبوضہ کشمیر میں آزادی کی شمع جلد روشن ہو گی- ہمیں سرحدوں کے دفاع کی کوئی فکر نہیں- کیونکہ ہماری مسلح افواج ملک کی سلامتی اور دفاع کیلئے ہمہ وقت تیار ہیں-

نواز شریف کی گرفتاری اور قید کی خفیہ فلم جاری شریف خاندان نے سابق وزیر اعظم نواز شریف کی ایک فلم جاری کی ہے- جو 1999ء میں ان کی گرفتاری اور قید تنہائی کے وقت خفیہ طور پر بنائی گئی تھی- سعودی عرب میں جلاوطن نواز شریف کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ یہ تصاویر پاکستان کی حکومت کی حقیقی نوعیت سامنے لاتی ہیں- نواز شریف کے بیٹے حسن نواز نے اس بات کی تردید کی ہے کہ اس فلم کو جاری کرنے کا مقصد آئندہ انتخابات میں مسلم لیگ (ن) کو فروغ دینا ہے- حسن نواز کا کہنا ہے کہ جب یہ واقعات ہو رہے تھے وہ پاکستان سے بہت دور تھے انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ فلم ایسے خفیہ ذرائع سے حاصل کی ہے جن کا نام پوشیدہ رکھا گیا ہے- یہ فلم اور حسن نواز کا انٹرویو بی بی سی ورلڈ نے اپنی نشریات میں شامل کیا-

مقبوضہ کشمیر میں دس فیصد ووٹ پڑے صدر مشرف نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں نام نہاد انتخابات کا ڈرامہ مکمل طور پر ناکام ہوا ہے صرف دو سے دس فیصد ٹرن آؤٹ رہا ہے وہ بھی لوگوں سے زبردستی ووٹ ڈلوائے گئے- 44 فیصد ٹرن آؤٹ کا بھارتی دعویٰ بالکل غلط ہے-

بین الاقوامی مبصروں کو مکمل سیکیورٹی فراہم کی جائے چیف الیکشن کمشنر نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو ہدایت کی ہے کہ عام انتخابات کی مانیٹرنگ کیلئے پاکستان آنے والے بین الاقوامی مبصرین کو مکمل سیکیورٹی فراہم کی جائے تاکہ وہ پولنگ سٹیشنوں کا دورہ کر کے انتخابات کے شفاف ہونے کے عمل کا مشاہدہ کر سکیں- انہوں نے کہا کہ بین الاقوامی مبصروں کو عام انتخابات سے پہلے کے انتظامات' ووٹنگ اور گنتی کے عمل کو دیکھنے کیلئے خوش آمدید کہا جائے گا- یہ مبصر ریٹرننگ افسروں کی طرف سے ابتدائی نتائج تیار کرنے کے کام کا مشاہدہ کریں گے- جس میں ریٹرننگ افسر امیدواروں یا ان کے ایجنٹوں کی موجودگی میں پورے انتخابی حلقے کے نتائج کی روشنی میں ابتدائی نتائج تیار کرینگے اور امیدوار یا ان کے ایجنٹ انتخابی نتائج کی کاپی پر دستخط کرینگے-

حکومتی اقدامات آئیڈیل نہیں ہیں قانون و انصاف کے وفاقی وزیر نے اعتراف کیا ہے کہ انتخابات کیلئے حکومتی اقدامات آئیڈیل نہیں ہیں- تاہم ان اقدامات کو ماضی کی نسبت بہتر قرار دیا جا سکتا ہے-

سرحد کے انتخابات میں ناظموں کی کھلی مداخلت سرحد حکومت نے صوبے کے مختلف اضلاع کے ناظمین اعلیٰ اور ٹاؤن کونسلوں کے ناظمین کی جانب سے اپنے قریبی قومی وصوبائی اسمبلیوں کے امیدواروں کیلئے سرکاری مشینری کے استعمال کا سخت نوٹس لیا ہے- صوبائی وزیر بلدیات نے ان ناظموں سے ملاقات کا سلسلہ شروع کر دیا ہے جن کے بارے میں حکومت کو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں کہ وہ مختلف امیدواروں کی مہم چلا رہے ہیں-

القاعدہ کے کسی رکن کو پناہ نہیں ملے گی وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ القاعدہ کے کسی بھی رکن کو پاکستان میں پناہ نہیں ملے گی اور نہ ہی ہم اپنی سرزمین کسی کو دہشت گردی کیلئے استعمال کرنے کی اجازت دینگے- اب تک القاعدہ کے 400- ارکان کو گرفتار کیا جا چکا ہے-

پی آئی اے کو 15 کروڑ ڈالر ملیں گے کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی نے پی آئی اے کیلئے نئے جہازوں کی خریداری کی مد میں پندرہ کروڑ ڈالر کی منظوری دے دی ہے- یہ رقم آئندہ تین سالوں میں پی آئی اے کو دی جائے گی- رواں مالی سال کے دوران اس میں سے تین کروڑ ڈالر پی آئی اے کے حوالے کئے جائیں گے-

انتخابات 2002ء میں امیدواروں کی تفصیل

10 اکتوبر 2002ء کو ہونے والے عام انتخابات کے الیکشن کمیشن آف پاکستان کی طرف سے جاری کئے جانے والے تازہ اعداد وشمار کے مطابق 8 ہزار 349 امیدوار 342 قومی اور چاروں صوبوں کی 728 نشستوں پر الیکشن لڑیں گے- تفصیل درج ذیل ہے-

علاقہ	قومی اسمبلی کیلئے امیدوار (272 نشستوں کیلئے)	امیدوار خواتین (60 نشستوں کیلئے)
اسلام آباد	28	
پنجاب	946	135
سندھ	634	79
سرحد	241	45
فاٹا	121	-
بلوچستان	128	22
ٹوٹل	2098	281

چاروں صوبوں کی اسمبلیوں کیلئے مندرجہ ذیل اعداد وشمار کے تحت امیدواروں نے کاغذات نامزدگی داخل کرائے ہیں-

صوبہ	مرد امیدوار	خواتین امیدوار	غیر مسلم امیدوار
پنجاب	2386	261	36
سندھ	1561	210	85
سرحد	642	126	23
بلوچستان	521	52	22
ٹوٹل	5110	649	166

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434 FAX:213966

خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹرز: میاں اظہر احمد' میاں مظہر احمد
فون دکان 212868 رہائش 212867

زاہد اسٹیٹ ایجنسی
لاہور- اسلام آباد- کراچی میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
10 ہنزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210 - 042-5415592
موبائل نمبر 0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
قائم شدہ 1952
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
ریلوے روڈ فون - 214750
اقصیٰ روڈ فون - 212515
SHARIF JEWELLERS

Al Rehman Electronics Workshop.
Deals in all kind of Electronics and Repairs Specialist in Digital Receivers.
110.Basement. C.Blok Bank Squire Model Town Lahore.
0300-9427487

پروپرائٹر بشارت احمد خان
احمد کیٹرنگ اینڈ ٹینٹ سروس
ٹینٹ اینڈ فوڈ سپلائیرز
شادی بیاہ پارٹی اور ہر قسم کے فنکشنز کیلئے ہمارے پاس تشریف لائیں-
فون: 5832655 موبائل: 0303-7558315
172-173 بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61